رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بخدمت شیخ صاحب
سپرنٹنڈنٹ سیمافورین سیمافور لائن
ملتان چھاؤنی

۶۵ پیر اکبر علی صاحب پلیڈر
شہر فیروز پور
Ferozepure city

الفضل

ایڈیٹر: پیر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ ارجون ۱۹۳۰ء مطابق ۱۹ صفر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۱۰

افسوسناک موت

۱۱ ارجون کو یکایک تار کے ذریعہ حسب قاضی محمد اکرم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس خلف ارشد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم برادر خورد ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم کا جنازہ قادیان آیا۔ تو اس خبر کو سنکر ہر ایک دوست کو سخت صدمہ اور افسوس ہوا۔ ابھی ایک ماہ ہوا ہے۔ کہ مرحوم کے برادر اکبر ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کا جنازہ آیا تھا۔ آج ایک ماہ بعد ان کے دوسرے بھائی مرحوم کہلانے لگے۔ مرحوم عرصہ دراز سے مرض سل کے مریض تھے۔ بہت علاج کئے۔ مگر آخر کار مرض غالب آیا۔ اور یکایک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا خاندان کا خاندان خدا کے فضل سے احمدی ہے ڈاکٹر فیملی امرت سر میں مشہور احمدیوں کا خاندان ہے۔ آپ کے بھائیوں میں سے ڈاکٹر محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر اور قاضی محمد اسلم صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر ہیں ایک بھائی وکیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے

۵ بجے شام حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم اپنے بھائی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کے برابر بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

یادِ محبوب

جناب ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم سے مجھے بہت عقیدت تھی ہیں اور چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی قادیان میں ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان میں اترے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم چند دنوں کے لئے ہمارے پاس رہے اور ہمیں اپنے حسن اخلاق کا گرویدہ کیا۔ اسکے بعد نور ہسپتال میں رہے۔ اور مجھے اور چوہدری صاحب کو تقریباً ہر روز آموں اور برف کیلئے مدعو کرتے رہے۔ انکی وفات کی خبر سنکر مجھے حد درجہ کا قلق ہوا۔ ذیل کے چند اشعار آج ان کی یاد میں کہے۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ (شبنم)

جہاں کو چھوڑ کے سوئے عدم روانہ ہوا
وصالِ حضرتِ باری کی آرزو لے کر

فرشتے لالہ و گل راہ میں بچھائیں گے
فلک پہ تجھ کو پھرائینگے کو بکو لے کر
گیا ہے گلشنِ احمد سے تو۔ نسیم فلک
پھرے ہے گلشنِ جنت بہا تیری بو لیکر
کریگا ناز مقدر پہ تو۔ جو جائے گا
مسیح تجھ کو محمد کے رو برو لے کر
غمِ فراق ترا کھائے دل کو ہے محبوب!
مگر خوشی ہے کہ تجھکو وصالِ یار ہوا
وہ بادہ تجھکو پلایا تھا احمدیت نے
کہ جس سے سارے گھرانے کو ہے خمار ہوا
وہ تیرا خُلق۔ وہ اسوہ۔ وہ جودِ عام ترا
سبب ہے جس کے کہ تو فخرِ روزگار ہوا
کبھی نہ بھولیگا مجھکو نہ میرے ساتھی کو
تیرے فراق میں وہ بھی ہے بے قرار ہوا
بس اب یہ علم ہے کہ وہ ذاتِ بے مثال تجھے
عطائے قرب سے بے شبہ بے مثال کرے
رہا یہاں پہ تو محبوب عالم اور اس جا
حبیب حور و ملک تجھکو ذوالجلال کرے
خدا کی برکتیں نازل ہوں تیرے بچوں پر
نصیب انکو عدو کا خدا زوال کرے

(شبنم مرحوم)

ا ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۱ ۔ ۴۲ ۔ ۴۳ ۔ ۴۴ ۔ ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ ۵۵ ۔ ۵۶ ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ ۔ ۵۹ ۔ ۶۰ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۳ ۔ ۷۴ ۔ ۷۵ ۔ ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ ۸۴ ۔ ۸۵ ۔ ۸۶ ۔ ۸۷ ۔ ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ ۔ ۹۵ ۔ ۹۶ ۔ ۹۷ ۔ ۹۸ ۔ ۹۹ ۔ ۱۰۰ ۔ ۱۰۱ ۔ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۰۴ ۔ ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۰۷ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۰۹ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۱۲ ۔ ۱۱۳ ۔ ۱۱۴ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۳ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳ ۔ ۱۵۴ ۔ ۱۵۵ ۔ ۱۵۶ ۔ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵ ۔ ۱۶۶ ۔ ۱۶۷ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۷۷ ۔ ۱۷۸ ۔ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ ۱۸۱ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ ۱۹۱ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۱۱ ۔ ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز مشتاق احمد سلمہ اللہ کی ایم ایس سی کے امتحان میں کامیابی پر رعایتی اعلان

محصول ڈاک بذمہ خریدار — **یہ رعایت ۳۰ رجون تک رہیگی** — محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے بہا خزانہ صرف بیس سٹ

تبلیغ رسالت: یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس مجموعہ میں حضرت اقدس کے وہ نایاب لاجواب اشتہارات بڑی محنت سے تلاش کر کے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں۔ جو چار جلدوں میں ہیں۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو زمانہ دیکھنے کے لئے بے قرار تھا۔ اور اگر ان کو کتابی صورت میں جمع نہ کر دیا جاتا۔ تو یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ضائع ہو جاتا۔ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ جو صرف دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیں گے۔ کوئی تعلیم یافتہ احمدی اس مجموعہ سے محروم نہ رہے۔ صرف ۲۰ سٹ اس کے رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے ؛

غیر احمدیوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

عشرہ سوالات کے جوابات ۸ ر۔ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ ر۔ بحر حقیقت ۴ ر۔ النبوۃ فی الاحادیث ۶ ر۔ التنقید بجواب رسالہ نور مسیح ۳ ر۔ احمدی نمبر اوّل مماثلت یہود ۲ ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

مولوی ثناء اللہ کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

علماء خلف عہ۔ فیصلہ خدائی ۷ ر۔ فیصلہ الٰہی ۵ ر۔ ثنائی فرار ۷ ر۔ مرقع ثنائی ۴ ر۔ ثنائی ہرزہ درائی ۵ ر۔ ثنائی ہفوات ۴ ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت تین روپیہ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

آریوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

کیفیت دیدہ ۵ ر۔ چشمہ ہدایت ۵ ر۔ مشین گن ۴ ر۔ پیدائش عالم ۳ ر۔ رسالہ گوشت خوری ۳ ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۲ ر۔ الحق دہلی ۱ ر۔ دھرمپال کا چھٹا ر۔ چھوت کا بھوت ۲ ر۔ تنبیہ زباندراز ۱ ر۔ کلام الامام ۲ ر۔ آریہ سماج کی عکسی تصویر ۱ ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت عہ ۱۲ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

اہلِ پیغام کے رد میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

خلافت محمود و مصلح موعود ۸ ر۔ النبوۃ فی الالہام ۶ ر۔ ازہاق الباطل ۲ ر۔ مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ایک روپیہ رعایتی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک ؛

اس خوشی میں فاروق کے جدید خریدار کو انعام

جو دوست اس خوشی میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے ان کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت بطور انعام دی جائینگی۔ بشرطیکہ چندہ پیشگی ادا کریں۔ سالانہ خریداری کرنے والوں کو تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات ابتداء ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا مجموعہ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ اور تنقید صحیح فرقہ بابیہ کے رد میں قیمتی ۸ ر۔ یہ دونوں کتابیں چار روپیہ بابت چندہ سالانہ فاروق سال رواں اور چھ آنہ محصول ڈاک کتابوں کا۔ جملہ چار روپیہ چھ آنہ کے وی پی بھیجی جائینگی۔ اس میں کتابوں کی کوئی قیمت نہیں لی جائیگی۔ اور چھ ماہ کی خریداری پر النبوۃ فی الالہام قیمتی ۶ ر۔ اور ہدایات زریں فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قیمتی دس آنہ جملہ ایک روپیہ کی دو کتابیں دو روپیہ پانچ آنہ میں بابت چندہ چھ ماہ و محصول ڈاک کتب انعامی کا وی پی ارسال ہوگا۔ اس میں کتابوں کی قیمت نہیں لی جائیگی۔ صرف چھ ماہ کا چندہ فاروق اور انعامی کتابوں کا محصول ڈاک ۵ روصول کیا جائے گا۔ لہذا احباب جلد لیسے موقعہ سے پورا فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی لائبریریوں کو ان کتابوں سے مکمل فرمائیں ؛

فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کے واسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنے والے اس ماہ میں عطا فرماوینگے۔ ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا۔ اور ان چاروں خریداروں کو خریداری سالانہ پر دو دو روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز مندرجہ صدر بطور انعام الگ دی جائینگی۔ اس لئے دوست کوشش فرما کر چار چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں۔ اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دیدینگے تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا۔ اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز بالا بطور انعام بھی دی جائینگی۔ محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا +

نوٹ نمبر ۱: ہر ایک سٹ صرف بیس کی تعداد تک رعایتی قیمت پر دیا جائیگا۔ اس سے زائد درخواستیں منظور نہ ہونگی ؛

نوٹ نمبر ۲: ہر ایک سٹ مکمل منگانا ہوگا۔ الگ الگ اگر کوئی کتاب منگائینگے۔ تو پوری قیمت پر ملیگی ؛

نوٹ نمبر ۳: جو خریداران تمام مندرجہ بالا سٹ کی کتابوں میں کچھ تغیر و تبدل کرنا چاہیں۔ تو وہ رعایتی سٹوں کی کتابوں سے تبدیل کر کے اپنے لئے کوئی مکمل سٹ منگا سکتے ہیں

نوٹ نمبر ۴:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۵:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۶:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۷:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۸:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۹:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۰:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۱:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۲:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۳:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۴:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۵:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۶:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۷:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۸:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۱۹:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۰:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۱:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۲:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۳:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۴:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۵:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۶:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۷:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۸:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۲۹:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۰:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۱:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۲:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۳:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۴:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۵:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۶:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۷:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۸:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۳۹:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۰:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۱:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۲:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۳:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۴:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۵:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۶:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۷:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۸:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۴۹:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔ ۵۰:... بشرطیکہ وہ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتابیں علاوہ محصول ڈاک نہ ہوں۔

منیجر اخبار فاروق قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ار جون ۱۹۳۲ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت کو تعلیم

۱۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ سورہ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں روٹی مانگی گئی ہے۔ اس دعا میں خدا تعالیٰ سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں۔ جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئی تھیں۔ یہ مقابلہ بھی قابل نظارہ ہے۔ اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا سامان بہت کچھ مل گیا ہے۔ اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے گئے۔ اور دراصل مسیح موعود کا اس امت میں سے پیدا ہونا یہ بھی اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصہ لیا ہے۔ مگر اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے۔ تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے۔ اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس ابن مریم پر ابتلا بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اوّل جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح یہ مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ اور جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش پر بہت شور اٹھا۔ اور اندھے مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لقد جئت شیئاً فریا۔ اسی طرح اس جگہ بھی کہا گیا۔ اور شور قیامت مچایا گیا۔ اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفوں کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا۔ ولنجعلہ اٰیۃ للناس و رحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمدیہ میں روحانی وضع حمل کے وقت جو استعارہ کے رنگ میں تھا۔ مخالفوں کو دیا۔ اور کہا۔ کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا۔ اور ایسا ہونا ابتدار سے مقدر تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا۔ اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا۔ اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر تکفیر کی مہریں لگا دیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ کی نسبت کی گئی تھی۔ ان کو بہت ستایا گیا۔ سخت گالیاں دی گئیں تھیں۔ ہجو اور بدگوئی میں کتابیں لکھی گئی تھیں۔ یہی صورت اس جگہ پیش آئی۔ گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسیٰ پھر پیدا ہو گیا۔ اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے۔ آہ یہی معنے تو اس پیشگوئی کے تھے۔ کہ غیر المغضوب علیھم جو خدا نے پہلے سے سمجھا دیا تھا گمان لوگوں نے صبر نہ کیا۔ جب تک یہودیوں کی طرح مغضوب علیھم نہ بن گئے۔ اس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگا دی۔ کہ مجھے عین چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا۔ مسیح الاسلام کر کے بھیجا۔ اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے۔ اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی عیسائی وغیرہ کی طاقت نہیں۔ کہ ان کا مقابلہ کرے۔ اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے۔ یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا۔ وہ توڑ نہیں سکیگا۔ مگر یہ اینٹ جب اس پر پڑے گی۔ تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی۔ کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھ خدا کا ہے۔ اور دوسری اینٹ میرے مخالفوں نے طیار کر کے اس کے مقابل پر رکھدی کہ میرے مقابل پر وہ کام کئے۔ جو اس وقت کے یہودیوں نے کئے تھے۔ یہاں تک کہ میرے ہلاک کرنے کے لئے ایک خون کا مقدمہ بھی بنایا گیا۔ وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تھا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ پر جو مقدمہ کیا گیا اس کی بنا محض ایک مذہبی اختلاف پر تھی۔ جو حاکم کے نزدیک ایک خفیف بات تھی۔ بلکہ کچھ بھی نہ تھی۔ مگر میرے پر جو مقدمہ کھڑا کیا گیا۔ وہ اقدام قتل کا دعویٰ تھا۔ اور جیسا کہ مسیح کے مقدمہ میں یہودی مولویوں نے جا کر گواہی دی تھی۔ ضرور تھا۔ کہ اس مقدمہ میں بھی کوئی مولویوں میں سے گواہی دیتا۔ اس لئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو انتخاب کیا۔ اور وہ ایک بڑا لمبا جبہ پہن کر گواہی کے لئے آیا۔ اور جیسا کہ سردار کاہن مسیح کو صلیب دلانے کے لئے عدالت میں گواہی دینے کے لئے آیا تھا یہ بھی موجود ہوئے۔ فرق صرف اس قدر تھا۔ کہ سردار کاہن کو پیلاطوس کی عدالت میں کرسی ملی تھی۔ کیونکہ یہودیوں کے معزز بزرگوں کو گورنمنٹ روم میں کرسی ملتی تھی۔ اور بعض ان میں سے آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ اس لئے اس سردار کاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی پائی۔ اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا۔ لیکن میرے مقدمہ میں اس کے

(باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

... بیلاطوس کے کپتان نے جو پیلاطوس کی طرف سے مجھے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ مجھے گرفتار کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بلکہ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر علیخاں + اختر علیخاں × خاور

حاصل ضرب زمیندار کی رسوائی

(انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ)

آج ہم ناظرین فاروق کے لئے دو نایاب لاجواب مطبوعہ اشتہارات شائع کرتے ہیں۔ جن میں ظفر علی اور اس کے بیٹے اختر علی زمیندار والوں کے ناگفتہ بہ حالات لاہور کی پبلک میں افشاء کئے گئے ہیں۔ جو بقول زمیندار عبدالکریم خاور اکونٹنٹ دفتر زمیندار اور بقول خاور جنرل منیجر زمیندار کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ سردست ہم ان کو بلا کسی رائے زنی کے نقل کرتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بعد میں کسی وقت ان پر فاروق بھی کچھ لکھنے کا ارادہ کرے (ایڈیٹر)

الکریم اذا وعدہ وفا

قبلہ مولانا ظفر علی خاں صاحب مدظلکم العالی

السلام علیکم۔ مزاج شریف؟

نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ آپ نے اپنے گرامی نامہ رقم فرمودہ ۳۰ر اپریل ۱۹۳۲ء میں نہایت زور دار الفاظ میں وعدہ فرمایا تھا۔ کہ میری تنخواہ کا بقایا جو آپ کے ذمہ واجب الادا ہے جلد سے جلد ادا فرمانے کی سعی فرمائیں گے۔ لیکن گستاخی معاف! آج پورا ایک سال ایک ماہ اور دو دن گذر جانے کے باوجود آپ نے میری مزدوری میں سے ایک پھوٹی کوڑی بھی ابھی تک ادا نہیں کی۔

اتنی مدت نہایت صبر اور حوصلہ سے انتظار کرنے کے بعد بطور یاددہانی یہ چند سطور لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اختر علی خاں صاحب کی عیاشیوں اور فضول خرچیوں۔ غریب اور بے کس عملہ کے ساتھ پرانہ سخوت و غرور سلوک و تظلم۔ حکومت سے بالحاح و زاری معافیاں طلب کرنے۔ قومی لیڈروں کے نہایت بے دردی اور دیدہ دلیری کے ساتھ خورد برد کئے جانے اور بعض دیگر دفتری امور کی بنا پر مجھ میں اور آپ میں گزشتہ سال کچھ اختلافات پیدا ہوئے۔ بجائے اس کے کہ آپ اپنی خامیوں اور کمزوریوں کا ایک پکے مسلمان کی طرح اعتراف کرتے۔ اور ان کے ازالہ کی کوشش کرتے۔ آپ نے اپنے سعادتمند اور نیک کردار بیٹے کی مدد اور حمایت میں ہر معقول سے معقول مطالبہ کو کمال رعونت اور تکبر سے ٹھکرا دیا۔ اور مجھے میری حق گوئی کی پاداش میں ترک موالات کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود برطانیہ کی پولیس اور عدالتوں کے ذریعہ سراسر جھوٹی رپورٹیں اور بیانات دیکر گرفتار کرانے اور سزا دلا کر خاموش کرانے کی ناپاک جدوجہد کی۔ جس میں ہر طرح کے ناجائز وسائل اختیار کرنے پر بھی خدا کے فضل سے آپ کو ناکامی حاصل ہوئی ؎

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است

امور متنازعہ فیہ کے متعلق قومی اور خدائی عدالت کے روبرو آکر فیصلہ کرانے کی آپ کو ہمت اور جرأت آج تک نصیب نہ ہوئی۔ حالانکہ اخبار زمیندار میں اس کا اعلان کئے دس ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے اب تک پولیس اور عدالت میں آپ کے حملوں کی مدافعت کی ہے۔ اور آئندہ بھی خدا نے چاہا۔ تو کوئی جارحانہ کارروائی میری جانب سے نہ ہوگی۔ اور جب تک اخلاقی ذرائع سے کام لیا جا سکتا ہے۔ میں عدالتوں میں جانا ناپسند ہی کروں گا۔ ہمارے باہمی اختلافات تو خواہ رفع ہوں یا نہ۔ لیکن میری مزدوری اور محنت کا بقایا آپ کو اس قدر عرصہ کے لئے روک رکھنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ مجھے توقع ہے۔ کہ اس بقایا کے ادا کرنے میں اب آپ کو پس و پیش یا تامل ہرگز نہ ہوگا۔ اگر آپ کسی وجہ سے اپنا حتمی وعدہ اتنی مدت میں ایفا نہ کر سکے۔ تو کم از کم اب تو آپ کو اس کا پاس ضرور ہوگا۔ میری بقایا تنخواہ کے متعلق گذشتہ سال جو خط آپ نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ اس کی ایک نقل آپ کے ملاحظہ اور یاددہانی کے لئے اس عریضہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں تاکہ آپ اپنے الفاظ پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کر سکیں:۔

۳۰ر اپریل (نقل خط بموجب اصل)

عزیزی ڈاکٹر خاور صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل سے آج دفتر قاصر ہے۔ اگر روپیہ موجود ہوتا۔ تو یقیناً آپ کا امروزہ مطالبہ تو ایک طرف۔ آپ کا تمام بقایا یکمشت ادا کر دیا جاتا۔ آپ جس طرح ہیں پڑتا ہے۔ یہ دن گذار دیجئے۔ میں روپیہ کی فراہمی کا انتظام کرا رہا ہوں۔ جس وقت روپیہ آگیا۔ اور امید ہے۔ کہ ہفتہ عشرہ میں کچھ نہ کچھ بفضلِ خدا ہو ہی جائیگا تو آپ کو بھی کچھ رقم اسی وقت بھیج دی جائیگی۔ اور باقی بتدریج ایصال ہوگی۔ لیکن میری طرف سے یہی کوشش ہوگی۔ کہ کوئی غیر ضروری تاخیر عمل میں نہ آئے۔ قطعی وعدہ کرنے سے قاصر ہوں۔ کیونکہ اگر ایک تاریخ مقرر کر دی جائے۔ اور اس دن وعدہ ایفا نہ ہو سکے۔ تو میرے لئے یہ درست نہ ہوگا۔

بے شک میں نے آپ سے زبانی وعدہ کیا تھا۔ کہ ایک سو روپیہ ماہوار آپ کے تقرر کے وقت آپ کو دفتر سے ایصال ہوں گے۔ اور پچیس روپیہ میں اپنی جیب سے آپ کو دوں گا۔ میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ لیکن اس "جیب" میں رقم آجانے دیجئے۔ پھر یہ وعدہ بھی پورا ہو جائے گا۔ فقط۔

دعاگو۔ ظفر علی خاں

میں یہ حقیقت واضح کر دوں۔ کہ مارچ ۱۹۳۰ء میں چار سال کی وفادارانہ اور جفاکشانہ خدمات کے بعد ۱۹۳۲ء ہی جیسے واقعات اور حالات کی بنا پر احتجاجاً میں نے زمیندار سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ تو اس وقت بھی آپ کے ذمہ مبلغ بارہ سو روپیہ میری تنخواہ کا بقایا واجب الادا تھا۔ جس میں سے ایک حبہ بھی اس وقت تک آپ نے مجھے ادا نہیں کیا۔ اس بارہ سو روپیہ کا میں فی الحال تقاضا نہیں کرتا۔ اس کا تصفیہ بعد میں ہو جائیگا۔ موجودہ صورت میں میں صرف اس رقم بقایا کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ جو کہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کے بعد کا ہے۔ جب کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے دورہ مدراس سے واپس آکر اپنے نور چشم اختر علی خاں کے ہاتھوں "زمیندار" کی تباہ حالی کا نقشہ دیکھکر بعض دوستوں کی معرفت مجھے دوبارہ دفتر زمیندار کا چارج لے کر اس کی اصلاح کرنے پر مجبور کیا تھا۔

میری حالت یہ ہے۔ کہ میں گذشتہ سات ماہ سے سخت بیمار ہوں۔ بیماری کی وجہ سے میں ابھی تک پشاور اپنے کام پر واپس نہیں جاسکا۔ اور کوڑی کوڑی کے لئے سخت تنگ ہو رہا ہوں۔ اگر میری یہ حالت نہ ہوتی۔ تو میں شاید چندے اور توقف اور انتظار کرتا۔ اور ویسے آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ روپے پیسے میں کھیل رہے ہیں۔ زمیندار اب لمیٹڈ کمپنی کی ملکیت ہے۔ ہزارہا روپے کے حصے قوم نے خرید کر اس کی مالی حالت مستحکم کردی ہے۔ مال و دولت کی آج کل آپ کے پاس فراوانی ہے۔ ابھی پندرہ بیس دن ہوئے ہیں کہ میسرز جے۔ بی اڈوانی اینڈ کمپنی لمیٹڈ سوداگران کاغذ نے اپنے قرضہ کے سلسلے میں بحیثیت مالکان زمیندار آپ کو اور آپ کے نور نظر اختر علی خاں کو گرفتار کرادیا تو آپ نے ایک منٹ کے اندر دو ہزار روپیہ سے زائد رقم اپنی جیب سے نکال کر ان کی دکان پر رکھدی۔ اور اپنی جان سے زیادہ عزیز بچے کی خلصی حاصل کی۔ اس کے بعد اسی دن سردار گیان سنگھ صاحب کی عدالت میں حاضر ہو کر سلم بنک کے قرضہ کے سلسلہ میں اپنے لخت جگر کو اپنی ضمانت پر رہا کرایا۔ اور عدالت سے وعدہ کیا۔ کہ ڈگری کی رقم جو تین ہزار روپیہ کے لگ بھگ تھی آپ ایک ماہ کے اندر ادا کردیں گے۔ اپنی کسی عزیزہ کی شادی پر آپ نے چھ سات سو روپیہ پانی کی طرح بہادیا۔ اپنے عملہ کو باقاعدہ رقوم ادا کر رہے ہیں۔ پریس کے مزدوروں نے جو اپنی مزدوری کی وصولی کے لئے پچھلے ہفتہ دھرنا دیکر آپ کے دروازہ پر بیٹھ گئے تھے۔ اپنا پیسہ پیسہ آپ سے وصول کرلیا۔ آپ کے صاحبزادہ بلند اقبال کے شاہانہ اخراجات جس باقاعدگی کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔ اُسے دنیا جانتی ہے۔ آپ کے اشتہار سے ظاہر ہے۔ کہ آپ "زمیندار" کے دوبارہ اجرا کے لئے شاندار تیاریاں کر رہے ہیں۔

اندریں حالات امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اب آپ میرے حال پر بھی رحم فرمائیں گے۔ اور میری تمام رقم بقایا جو آٹھ سو روپیہ سے کچھ اوپر ہے یکمشت ادا کرکے خدائے غفور الرحیم کی بارگاہ سے سرخروئی حاصل کرینگے۔

تیرہ ماہ کا انتظار کچھ کم نہیں ہوتا۔ میں تین دن کی مزید مہلت آپ کو دیتا ہوں۔ اس خط کے وصول کرنے کے بعد تین دن کے اندر اگر آپ نے میرا حساب بیباق نہ کیا۔ تو میں مزدوری کی بقایا رقم کی وصولی کے لئے عملی قدم اٹھاؤں گا۔ جو قانونی چارہ جوئی یا عدالتی کارروائی ہرگز نہ ہوگی۔ بلکہ سرمایہ داری کی چوکھٹ پر "ستیہ گرہ" یا بھوک ہڑتال" کرنے کا عزم راسخ ہوگا۔

کیا میں توقع رکھوں۔ کہ آپ اس عریضہ کا جواب حامل ہذا کے ہاتھ روانہ فرمائیں گے۔ اگر آپ اس کا جواب ابھی نہ دے سکتے ہوں۔ تو کم از کم اس کی وصولیت کی رسید ضرور اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ از حد ممنون ہوگا۔ اگر مجھے اس کی رسید نہ ملی۔ اور کوئی جواب نہ آیا۔ تو میں اس خط کے مضمون کو اخبارات میں بغرض اشاعت بھیج دینے کے لئے مجبور ہوں گا۔ امید ہے۔ آپ اس عریضہ کے مضمون سے ناراض نہ ہونگے۔ بلکہ ان احادیث نبوی پر عمل کرتے ہوئے جنہیں یا تو آپ فراموش کرچکے ہیں یا آپ کے مطالعہ سے کبھی نہیں گزریں۔ معاملہ کو یکسو کرنے کی کوشش کرینگے۔ ورنہ بصورت دیگر نتائج کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے (۱) الظلم ظلمات یوم القیامۃ۔ دنیا میں ظلم کرنا آخرت کے اندھیرے کا سبب ہے (۲) اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ۔ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دینا چاہیئے۔ (۳) یغفر للشہید کل ذنب الا الدین۔ قرض کے سوا شہید کے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ فقط والسلام۔

آپ کا ادنیٰ اور حقیقی خادم
عبدالکریم خاور۔ سابق جنرل مینجر "زمیندار" از اکبری منڈی لاہور۔ تاریخ ۱۲ رمئی ۱۹۳۳ء۔ بروز چہارشنبہ

(اس کا جواب)

"جریدہ زمیندار" کے خلاف ایک سازشی گروہ کا ناپاک پروپیگنڈا

کچھ عرصہ سے جریدہ "زمیندار" کے برخلاف ایک مہیب سازش سرگرم عمل ہے۔ جس کا مقصد "زمیندار" کی شہرت کو نقصان پہنچانا اور اس کو بند کرنا ہے۔ ہم اس سازشی گروہ کے متعلق بہت جلد تفصیلی حالات شائع کرینگے۔ سردست "زمیندار" کے ایک سابق کورنمک ملازم کی جو اس گروہ کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کی اجمالی کیفیت درج ذیل ہے۔

عبدالکریم خاور، جنہوں نے ۵ رجون ۱۹۳۳ء کی سہ پہر کو دفتر "زمیندار" کے سامنے ستیہ گرہ کا علم بلند کرکے پبلک کے قلب پر اپنی مظلومیت کا سکہ بٹھانا اور مجاہد ملت حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کرنا شروع کردیا ہے۔ دفتر "زمیندار" میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے چھ سال تک کام کرچکے ہیں۔

اس چھ سال کے دوران میں ڈاکٹر خاور سو دو پے ماہوار سے زیادہ تنخواہ وصول کرتے رہے ہیں۔ مالکان زمیندار نے ان پر پورا اعتبار کیا۔ لیکن انہوں نے اس اعتبار سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ یعنی اپنے فرائض کی بجاآوری میں مجرمانہ غفلت سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ "زمیندار" کو ناحق چار ہزار روپیہ بصورت ٹیکس سرکاری خزانہ میں داخل کرنا اور مالک زمیندار (حضرت مولانا ظفر علی خاں) کو ایک مہینہ قید ہونا پڑا۔ حالانکہ عبدالکریم خاور کی علیحدگی کے بعد کہ حساب باقاعدہ دیکھا جاتا ہے۔ زمیندار پر کوئی ٹیکس نہیں۔

عبدالکریم خاور کی دیانت اور سیرت کا اندازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ حضرت بلا اجازت نہ صرف "زمیندار" کے رجسٹر حساب اور دیگر ضروری کاغذات اپنے گھر لے گئے۔ بلکہ مولانا اختر علی خاں کے پرائیویٹ خانگی خطوط پر بھی ناجائز طریقے سے متصرف ہو گئے۔ جب عبدالکریم خاور کی اس غدارانہ اور مجرمانہ حرکت کا معاملہ عدالت تک پہنچا تو مجسٹریٹ نے عبدالکریم خاور کے فعل کو خیانت مجرمانہ قرار دیا۔

"زمیندار" کے اولوالعزم اور ایثار پیشہ مالک نے جس کی قومی خدمات اور قربانیاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں شدید سے شدید مالی مشکلات کے باوجود کارکنان "زمیندار" کو ان کے واجبات جزوی یا کلی ادا کرنا اپنا اہم ترین فرض قرار دے رکھا ہے۔ جیسا کہ دفتر "زمیندار" کے ریکارڈ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

۲۰ر اپریل ۱۹۳۲ء کو عبدالکریم خاور نے دفتر زمیندار کے ایڈورٹائزنگ منیجر کی حیثیت سے ایڈورٹائزنگ ایکسچینج کمپنی لاہور سے ۳۵ر ۱۵ر کی رقم وصول کی۔ لیکن یہ رقم دفتر میں داخل نہیں کی۔ کیا یہ صریح غبن نہیں؟ عبدالکریم خاور نے ایک خاص ٹولی سے مل کر حضرت مولانا ظفر علی خاں کے خلاف غلط بیانی اور افترا پردازی پھیلانا اور "زمیندار" کی شہرت کو نقصان پہنچانا اپنی زندگی کا مقصد وحید قرار دے رکھا ہے۔ کیا ایسا شخص جو ہندوستان کی اسلامی دنیا کے سب سے بڑے اخبار کے خلاف ذلیل اور ناپاک پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ قومی غدار نہیں ہے؟ کیا لاہور کی مسلم رائے عامہ ایسی غداری اور فتنہ پردازی کو گوارا کر سکتی ہے؟

ہم برادران اسلام کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں عبدالکریم خاور اور ان کی ٹولی کی معاندانہ اور خیرہ چشمانہ حرکتوں سے ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔

(مولوی محمد حسین نیر جنرل سیکرٹری انجمن مجاہدین اسلام۔ لاہور۔)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تازہ ارشاد جماعت کے نام

(چندہ کشمیر جاری رہے گا)

تمام احمدی احباب کرام کو بذریعہ اخبار الفضل یہ اطلاع ہو چکی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صدارت آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور جو اعلانات چندہ کشمیر کے متعلق بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہوئے تھے۔ وہ بھی منسوخ ہو گئے ہیں۔ باوجود اس کے وضاحت سے یہ اعلان احباب کی اطلاع کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ کسی احمدی سے حضور بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی چندہ کا مطالبہ نہیں فرمائے۔

چندہ کشمیر باقاعدہ ادا کیا جائے

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس خاکسار کو یہ ہدایت ہوئی ہے۔ کہ تمام احمدی جماعتوں میں اطلاع کر دی جائے۔ کہ جہاں حضور صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی حیثیت سے چندہ کشمیر فنڈ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔ وہاں بحیثیت خلیفۃ المسیح الثانی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہر احمدی چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرے۔ اور اس چندہ میں ایسی باقاعدگی کی جائے۔ کہ ہر ایک احمدی سے وصول کیا جائے۔ اور اس چندہ کو اس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک حضور اس چندہ کو بند کرنے کا اعلان نہ فرمائیں۔

چندہ کشمیر عام مسلمانوں سے بھی وصول کیا جائے

نیز یہ بھی احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر وصول کر سکتے ہیں۔ جو مظلومان کشمیر کی امداد کے سلسلہ میں احمدیوں کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ان کو یہ اعتماد ہے۔ کہ اگر وہ اپنا مال مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے ان کے حوالہ کریں گے۔ تو وہ اپنے محل پر خرچ ہو کر ان کے لئے موجب ثواب ہوگا۔ پس ایسے مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر وصول کیا جائے۔

پس اس مختصر اعلان کے ذریعہ تمام احمدی جماعتوں اور ان افراد کو جن کے چندے براہ راست بیت المال میں آتے ہیں۔ اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ باقاعدہ اور باشرح چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار ادا فرمائیں اور اس چندہ کو مرکزی چندوں کے ساتھ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ سے مع تفصیل بھجوائیں۔

کشمیر کے متعلق زمیندار جماعتوں کا فرض

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ زمینداروں کی فصل ربیع کے برداشت کا وقت ہے۔ اس لئے زمیندار جماعتیں جہاں اپنا چندہ عام وغیرہ باقاعدہ اور باشرح ادا کریں۔ وہاں یہ چندہ بھی دیکر ثواب حاصل کریں۔ پس تمام احمدیوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں لبیک کہتے ہوئے جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔ وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی اور دعا کے بھی مستحق ہوں گے۔

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری۔ قادیان)

یاد دہانی

جن خریداران فاروق کے نام حساب اطلاع سلسلہ وصول زکوٰۃ بھیجے گئے ہیں۔ ان کا قرض ہے کہ وہ وصول زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔ فاروق میں شائع کرائیں۔ منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

بابو عمر الدین شملوی کے بے خطا تیر

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

(۱) بابو عمر دین صاحب جو چند روز پہلے مسیح موعودؑ کی نبوت کے ثابت کرنے کے لئے لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور رسالے لکھے مباحثات کئے۔ قادیان سے قطع تعلق کے ساتھ ہی ان پر اصل حقیقت منکشف ہو گئی۔ اور سابقہ علم اور عقائد بے حقیقت ہو گئے۔ وہ عقائد جو قرآن حدیث اور تحریرات مسیح موعودؑ کے مطابق اپنے علم اور تحقیقات کی بناء پر وہ تسلیم کرتے تھے۔ کروٹ لیتے ہی وہ غلط ثابت ہوئے۔ اور جدید عقائد نے اس کی جگہ لی۔ لیکن یہ جدید عقائد انہوں نے کہاں سے لئے۔ اس کی بابت انہوں نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ کہ کسی دارالعلوم میں تعلیم حاصل کر کے یا کسی جدید علم طریق کے حصول سے یا کسی ولی مجتہد یا مجدد جدید کے فیض صحبت سے یا کسی الہام کے ذریعہ سے ان پر صحیح عقائد سابقہ عقائد کے خلاف منکشف ہوئے۔ پس اس تبدیلی کی وجہ دنیا کو دین پر مقدم کرنے کے سوا کیا سمجھی جائے +

---

(۲) پیغام صلح لاہور ۲۳ راپریل ۱۹۳۳ء میں ان کا ایک مضمون "احمد رسول" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت محمود اور قادیانی جماعت کو مخاطب کیا ہے۔ حضرت صاحب کو مخاطب کرنا تو چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ اور ان کی دیدہ دلیری پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ جس کی غلامی میں وہ سالہا سال تک رہے۔ اور جن کے احسانات کے نیچے ان کا رواں رواں دبا ہوا ہے۔ اور جن کے وہ اس وقت تک زیر بار ہیں۔ ان کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ البتہ جماعت میں ان کے مقابل بے شمار افراد ہیں۔ جو ان کے تکبر کو توڑ کر ان کی علمی پردہ دری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق جس کو وہ بے خطا تیر سمجھ رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ میں ثابت کروں گا۔ کہ وہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔ جو کہ نادانفوں کو دینا چاہتے۔ اور سادہ لوحوں کو پھسلا کر اپنی بھڑ اس نکالنا چاہتے ہیں +

---

(۳) بابو صاحب مذکور کا کاری حربہ اور لاجواب دلیل یہ ہے۔ کہ آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی الخ قرآن میں تین جگہ آئی ہے۔ پہلے سورۃ نور میں جہاں یہود و نصاریٰ کا ذکر ہے۔ اور پھر خود ہی فرض کیا۔ کہ وہ سوائے محمد الرسول اللہ کے اور کسی کے واسطے نہیں ہے۔ دوسری جگہ سورہ فتح میں ہے۔ جہاں اس آیت کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ محمد الرسول اللہ۔ اس لئے یہ بھی محمد الرسول اللہ کے لئے ہے۔ تیسری جگہ جہاں اسمہ احمد کا ذکر ہے وہاں بھی یہ آیت ہے۔ پس جب پہلے دو جگہ محمد الرسول کے لئے یہ آیت آئی ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ تیسری جگہ بھی احمد سے محمد الرسول اللہ مراد ہیں۔ اور یہ آیت ان کے لئے ہے۔ یہ ہے بابو صاحب کی زبردست دلیل مع نتائج +

---

(۴) اگرچہ بابو صاحب نے پیوند اور ٹلنکے خوب لگائے ہیں۔ لیکن وہ لال بجھکڑ فاضل یقیناً آپ سے بڑھکر ہوگا۔ جو یہ کہدے۔ کہ قرآن میں تقربوا تین جگہ آیا ہے۔ لا تقربوا الصلوٰۃ لا تقربوا الزنا لا تقربوا مال الیتیم۔ اور تینوں جگہ لا تقربوا کا لفظ ہے۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ صلوٰۃ۔ زنا۔ مال الیتیم ایک ہی چیز کا نام ہے۔ جو مختلف لفظوں میں ظاہر کیا گیا ہے +

---

(۵) فاضل بابو جی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس طرح پیوند لگانے سے دلیل نہیں بنا کرتی۔ دراصل ہر آیت اور لفظ کے معنی اور اس کا مفہوم سلسلہ کلام اور سیاق و سباق کے مطابق ہوتا ہے۔ اور سلسلہ مضمون پر بھی غور کرنا پڑتا ہے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا فصیح و بلیغ کلام ہے۔ کوئی ورک شاپ نہیں۔ نہ بابو عمر الدین صاحب کا بے ربط کلام ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سورۃ توبہ میں عیسائیوں کے فتنہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور سے یہ آیت نازل کی ہے۔ تو اس کا مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو عیسائی فتنہ کا سدباب کرنے والا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ یہاں صریح طور سے کسی کا نام علم کے طور پر مذکور نہیں۔ صفات کے طور سے ذکر ہے۔ اور مسیح موعود ہی صفت کے لحاظ سے اس کا مصداق ہے +

---

(۶) اب لیجئے سورۃ فتح والی آیت وہاں چونکہ ساتھ ہی محمد الرسول اللہ ہے۔ جو حضور کا اسم علم ہے۔ اس لئے یقیناً اس موقع پر حضرت محمدؐ کی نسبت یہ آیت ہے۔ اور آپ ہی اس آیت کے مصداق ہیں۔ لیکن تیسری جگہ سورہ صف میں جہاں یہ آیت ہے۔ وہاں بھی اسم علم کے ساتھ مذکور ہے۔ اور وہ اسم احمد ہے۔ اور اس کے مصداق احمد رسول ہیں۔ کیونکہ یقیناً محمد الرسول اللہ کا نام علم کے طور پر احمد نہیں۔ نہ قرآن میں اس کا کہیں ذکر ہے۔ قرآن میں آنحضرتؐ کا جہاں نام آیا ہے۔ وہاں محمد ہے۔ جو چار جگہ ہے۔ اور جہاں صفات آئے ہیں۔ وہ بہت ہیں۔ جیسے مزمل۔ مدثر۔ طہٰ۔ یٰسٓ۔ رؤف۔ رحیم وغیرہ لیکن احمد تمام قرآن میں صفت کے طور پر محمد الرسول کی نسبت کہیں نہیں آیا ہے۔ اگر آیا ہے تو اسم احمد آیا ہے۔ جو علم ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور اس نے پیغامی فتنہ کا سدباب کرنا تھا باوجود اس کے کہ آنحضرتؐ صفت کے لحاظ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد ہیں۔ مگر قرآن میں اس کا ذکر نہ کیا۔ تاکہ احمد رسول کی پیشگوئی مشتبہ نہ ہو جاوے۔ اور پیغامی فتنہ کا سدِ باب ہو۔ اسی وجہ سے دو مختلف جگہ دو مختلف ناموں سے علم کے طور پر اس کا ذکر کیا۔ کہ اس کے مصداق دو وجود ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی پوری تشریح کی ہے۔ کہ محمد الرسول اللہ صلعم کے دو بعثت ہیں۔ ایک بعثت کا زمانہ تکمیل ہدایت کا ہے۔ دوسرا تکمیل اشاعت ہدایت کا پس وہ رسول جو تکمیل ہدایت و دین الحق کے لئے آئے تھے۔ محمد الرسول اللہ ہی تھے۔ جس کا سورۃ فتح میں ذکر ہے۔ اور وہ رسول جو اشاعت ہدایت و دین الحق کے لئے آئے تھے۔ احمد رسول تھے۔ جس کا سورہ صف میں ذکر ہے +

---

(۷) بابو صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ قادیانی جماعت کسی صورت میں بھی اس آیت کا مصداق محمد الرسول اللہ کو نہیں مانتی۔ یہ یہودیانہ تحریف ہے۔ اس پر ہم سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ مگر چونکہ سورۃ صف میں تمام مضمون اوّل سے آخر تک مسیح موعودؑ کے زمانہ کا ہے۔ اور اس میں صاف طور سے بدعی الی الاسلام لکھا ہے۔ جس کی تصدیق میں علماء زمانہ نے باوجود خود اسلام سے دُور ہونے کے مسیح موعودؑ کو اسلام کی دعوت دی۔ اس وجہ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی مسیح موعودؑ کی نسبت ہے۔ اسی وجہ سے تو امیر پیغام نے بھی لکھا ہے۔ کہ "سلسلہ احمدیہ اس غرض کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جو قرآن شریف میں مسیح موعود کے آنے کی غرض بتلائی گئی ہے۔ یعنی دین اسلام کو کل دینوں پر غالب کرنا۔ اس غلبۂ اسلام کے متعلق جس کو مسیح کی آمد کی غرض ٹھیرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ۔ اس آیت کے متعلق یہ مانا گیا ہے۔ کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔" آپ اس آیت کا فیصلہ پہلے امیر پیغام سے کر لیں۔ اس کے بعد پھر قادیان کے طرف رخ کریں +

---

(۸) فاضل بابو جی نے ہمیں مخاطب کر کے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جیسا عذرے بعد ازیں۔ اللہ اور اس کے آیات کو چھوڑ کر اب تم کس بات پر ایمان لاؤ گے۔ بابو صاحب کو واضح رہے۔ کہ ہم نے قرآن کی آیت تو کیا ایک لفظ کو بھی نہیں چھوڑا ہے۔ مگر آپ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے مصداق ہو کر پوری سورۃ صف کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور خود ساختہ تفسیر بالرائے قرآن کے منشاء کے خلاف کر رہے ہیں +

---

(۹) آپ نے اپنے خاص انداز میں یہ بھی لکھا ہے کہ قرآن کے مخالف تو مرزا صاحب کا الہام بھی بیکار ہے۔ ان کے خیال میں حضرت صاحب کے الہام قرآن کے خلاف بھی ہیں۔ گویا وہ خدا کا کلام نہیں۔ اور اشد مخالفین کے الزام کے مطابق جس کا حضرت صاحب نے ذکر کیا ہے۔ کہ ؎

افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

بابو صاحب بھی وہی سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میری وحی بھی خدا کا کلام ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ اور جیسے میں قرآن پر ایمان رکھتا ہوں۔ اپنی وحی پر بھی ایمان رکھتا ہوں۔ اور صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ ؎

ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا نہیں است ایمانم

مگر بابو صاحب اس کو قرآن کے خلاف بتا رہے ہیں آپ کھلم کھلا ارتداد کا اعلان کیوں نہیں کرتے۔ اس منافقت کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ جلب منفعت مانع ہو۔ تو اور بات ہے۔ فی الحال پیغام پارٹی کو بھلا کر جب یہاں سے شکم سیری ہو جاوے۔ تو پھر دوسرا قدم اُٹھانا مناسب ہوگا +

---

(۱۰) اہل پیغام کو حضرت محمود سے عداوت ہی سہی مگر مسیح موعودؑ کے نام لیوا تو ہیں۔ خواہ وہ مسیح موعود کو معمولی مجدد ہی مانتے ہوں۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مفتری تو نہ جانتے ہونگے۔ نہ اُن کا یہ عقیدہ ہوگا۔ کہ حضرت صاحب کے الہامات بھی قرآن کے خلاف ہیں۔ خواہ وہ حضرت صاحب کے اجتہاد کو غلط بھی قرار دیں۔ اگر میرا خیال درست ہے۔ تو پھر پیغام نے یہ فقرہ شائع کرنا کیسے گوارا کیا۔ اور مسیح موعود کو مفتری تسلیم کیا۔ یہ ہیں عداوت محمود کے کرشمے۔ کہ فہم تک غائب ہو جاتا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (تلک عشرہ کاملہ)

(کمترین مسیح الدین احمد از لنڈی کوتل)

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی اظہر قادیان)

(سلسلہ گذشتہ)

جھوٹ ۳۳ میں براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۶ کے حوالہ سے لکھا ہے "کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا۔ جس نے اپنی پیشگوئی سمجھنے میں غلطی نہ کھائی ہو" اس پر جناب نے یوں یاوہ گوئی کی ہے "اے مرزا صاحب کے جاں نثارو۔ کچھ تو خوف کرو۔ کیا نبی تمہارے خیال میں کلہم غبی ہی ہوتے ہیں۔ کہ اپنے الہام کو ہی نہیں سمجھتے۔ انسان دوسروں کو بھی اپنے اوپر قیاس کرتا ہے۔ نبی خطا سے پاک ہوتا ہے۔ کیا قرآن یا حدیث سے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کر سکتے ہو؟

اظہر:۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہودیوں کے متعلق فرمایا ہے۔ فبما نقضھم میثاقھم لعنھم وجعلنا قلوبھم قسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ ۔۔۔۔ الخ ۶/۱۳۔ پس ان کے وعدہ کو توڑنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سبب سے ہم نے ان پر لعنت کر دی۔ اور ان کے دلوں کو سخت بنا دیا۔ وہ الفاظ کو اپنی جگہ سے ہٹاتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام میں تحریف کر کے لوگوں کو دھوکا دینا اس بات کی علامت ہے کہ ایسا کرنے والے پر خدا تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کی کرتوتوں کی وجہ سے اس کے دل کو سخت کر دیا۔ اور اپنے نبی پر ایمان لانے کی توفیق اس سے چھین لی ہے۔ کیونکہ اس نے اس عہد کو توڑا ہے۔ جو آنے والے نبی پر ایمان لانے کیواسطے اس سے لیا گیا تھا۔ یہی نظارہ ہمیں میاں ابو عبیدہ صاحب آپ کی تحریر میں نظر آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا عہد جو امتِ محمدیہ نے کیا ہوا ہے۔ اور ہر نسل بڑی بے قراری کے ساتھ ان کا انتظار ہی کرتی ہیں۔ اور قسی القلب ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں تحریف کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے آپ کو مندرجہ بالا آیت کا مصداق بنا رہے ہیں۔

اس کا ثبوت آپ کا جھوٹ ۳۳ کے ضمن میں براہین احمدیہ حصہ پنجم کا صفحہ ۸۶ سے پیش کردہ حوالہ ہے۔ جو اوپر تحریر ہو چکا ہے۔ مگر اصل عبارت صفحہ مذکور پر مندرجہ ذیل ہے "کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا۔ جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو"۔ اس ایک چھوٹے سے فقرہ میں سے لوگوں کو دھوکا دینے کی خاطر کس قدر تغیر کیا گیا ہے۔ "کسی"۔ اور "کبھی" کے دو لفظ بیچ میں سے حذف کر دیئے ہیں۔ اور "معنی کرنے میں" کی بجائے "سمجھنے میں" لکھ دیا ہے۔ تاکہ عبارت کا مفہوم ہی کچھ اور سے اور ہو جائے۔ اور لوگوں میں بے جا اشتعال پیدا کرنے کے لئے کافی وجہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ یحرفون الکلم عن مواضعہٖ کا پورا نمونہ دکھا کر اور کلام کو ایسے سانچے میں ڈھال کر جس پر آپ کا لوگوں کو مشتعل کرنے والا اعتراض صادق آ سکے۔ آگے بھر وہ اعتراض خوب زور و شور سے پیش کیا ہے۔ کہ "کیا نبی تمہارے خیال میں کلہم غبی ہی ہوتے ہیں۔ کہ اپنے الہام کو نہیں سمجھتے"۔ مگر اصل عبارت پر جو براہین احمدیہ میں موجود ہے یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہاں پر الہام اور ہر پیشگوئی کے متعلق الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ کسی پیشگوئی کے معنی کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو" کے الفاظ ہیں۔ جو شاذ و نادر اور چند پیشگوئیوں کے متعلق ہو سکتے ہیں۔ نہ سب پیشگوئیوں کے متعلق؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۲۲ میں ایسا ہی فقرہ تحریر فرماتے ہیں۔ جو مندرجہ بالا فقرہ کی تشریح ہے۔ فرمایا ہے۔ "یہ کوئی نبی نہیں۔ جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو"۔ ایسا ہی صفحہ ۵۲ پر تحریر فرماتے ہیں "نبی کے ساتھ صدہا انوار ہوتے ہیں۔ جن سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ اور جن سے اس کے دعویٰ کی سچائی کھلتی ہے۔ پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو۔ تو اصل دعویٰ میں کچھ فرق نہیں آتا..... پس نبی کے لئے اس کے دعوے کی اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قریب سے آنکھ چیزوں کو دیکھتی ہے۔ اور اُن میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہادی امور میں غلطی کی ایسی مثال ہے۔ جیسے دور دراز کی چیز کو آنکھ دیکھتی ہے۔ تو کبھی ان کی تشخیص میں غلطی کر جاتی ہے"۔ ایسا ہی صفحہ ۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں "نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے۔ اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے۔ جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔ لیکن بعض جزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے۔ ان کو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے۔ اور ان میں کچھ تواتر نہیں ہوتا۔ اس لئے کبھی ان کی تشخیص میں دھوکا بھی کھا لیتی ہے"۔ آخری فقرہ میں "کبھی" اور "بھی" پر غور کرو۔ اور پھر اپنی یہودیانہ تحریف سے اس کا مقابلہ کر کے اپنے اعتراض پر غور کرو۔ اور اگر آپ کے دل میں کہیں جگہ ہے۔ تو اس کا لحاظ رکھتے ہوئے دیکھو۔ کہ آپ نے مخلوق خدا کو گمراہ کرنے اور ان کی آنکھوں میں دھول ڈالنے پر کمر باندھی ہوئی ہے یا نہیں پس میاں ابو عبیدہ صاحب کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کچھ تو خدا سے شرماؤ۔ کچھ تو خدا کے حضور میں کھڑے ہونے کے دن کو یاد کرو۔ لوگوں کو دھوکا نہ دو۔ اپنے انجام کی فکر کرو۔

باقی رہی آپ کی تحدی۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ جس بات کا علم نہ ہو۔ اس پر اس قدر ضد اور اڑی کرنا اور تحدی تک نوبت پہنچا دینا بے حیاؤں کا کام ہے۔ قرآن شریف اور احادیث میں آپ کے سوال کے جواب موجود ہیں۔ مگر ع

کور چشم آنانکہ در انکار ہا افتادہ اند

اس لئے پہلے قرآن شریف سے ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر احادیث سے دیکھئے۔ خداوند تعالیٰ نے بطور قاعدہ کلیہ کے فرمایا ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسولٍ ولا نبیٍ الا اذا تمنّٰی القی الشیطٰن فی امنیتہٖ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللہ اٰیٰتہٖ واللہ علیم حکیم۔ لیجعل ما یلقی الشیطٰن فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظٰلمین لفی شقاقٍ بعیدٍ ولیعلم الذین اوتو العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہٖ فتخبت لہ قلوبھم وان اللہ لھاد الذین اٰمنوا الٰی صراطٍ المستقیم ۱۷/۱۴۔ اور ہم نے نہیں بھیجا۔ تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی مگر (اس کو یہ بات پیش آئی) کہ اس نے جب (کسی الہام یا وحی یا کشف کے معنی کرنے میں) اپنی آرزو ظاہر کی۔ یعنی اپنا اجتہاد پیش کیا۔ شیطان نے اس کے اجتہاد میں دخل دیا۔ مگر جب وہ الہام پورا ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے شیطانی دخل کے اجتہاد کو منسوخ کر دیا۔ اور اپنے الہام کے اصل مفہوم کو پورا کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کو اصلی علم ہے۔ کہ الہام کا مفہوم کس رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اور وہ اپنی حکمت کے ماتحت
ایسا ہونے دیتا ہے۔ تاکہ بنائے شیطانی دخل یعنی
نبی کی اجتہادی غلطی کو آزمائش ان لوگوں کے لئے
جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو قسی القلب ہو گئے
ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ظالم دور کے
شقاق میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور تاکہ جان لیں وہ
لوگ جن کو علم دیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا الہام حق
ہے (گو نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر بیٹھا ہے) پس
وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور اس کے سامنے اُن کے
دل نرم اور عاجز ہو جائیں۔ اور بے شک اللہ مومنوں
کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ؛

اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔
واذا بدلنا ایۃ مکان ایۃ واللہ اعلم بما ینزل
قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون ہ
قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت
الذین اٰمنوا وھدیً وبشریٰ للمسلمین ہ ۱۴
یعنی جب ہم ایک نشان کو کسی اور نشان کے رنگ میں
بدل دیتے ہیں۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ الہام
جو اتارا ہے۔ کس رنگ میں پورا ہوگا۔ مگر منکر لوگ جو
باریک بین نہیں ہوتے کہتے ہیں۔ کہ تو جھوٹ بولتا ہے
بلکہ اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔ تو کہدے۔ کہ یہ الہام
تو روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ
اتارا ہے۔ (میری اجتہادی غلطی سے الہام کی سچائی
پر کیا دھبہ آسکتا ہے) اس الہام کی اصل غرض تو یہ
ہے۔ کہ مومن ثابت قدم ہوں اور ہدایت پائیں۔ اور
بشارت حاصل کریں۔ اب دیکھئے اس آیت شریفہ سے
کس طرح پر صاف طور سے ثابت ہو گیا۔ کہ بعض دفعہ
اللہ تعالیٰ الہام اور وحی کے معانی جو وقوعہ کے لحاظ
سے درست ہوتے ہیں۔ نبی پر ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ نبی
بہ سبب مصالح الٰہی کے اور کچھ معانی سمجھ لیتا ہے۔
اور بمطابق آیت واللہ اعلم بما ینزل صرف اللہ تعالیٰ
ہی جانتا ہے۔ کہ اس الہام کا اصل وقوع کس طرح پر ہوگا
پھر جب وہ الہام پورا ہوتا ہے۔ اور نبی کے اجتہاد
کے خلاف ہوتا ہے۔ تو بمطابق آیت قالوا انما
انت مفتر منکر لوگ بجائے نبی کے فہم کی غلطی کی
دھیان کرنے کے یہ بات کہدیتے ہیں۔ کہ الہام ہی
جھوٹا نکلا۔ اور یہ نبی کا اپنا افترا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ
فرماتا ہے۔ کہ بل اکثرھم لا یعلمون۔ یعنی یہ لوگ
اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ الہام میں کونسا نقص واقع
ہوا۔ ہاں نبی کا اجتہاد غلط نکلا۔ مگر اس کے الہام
پر کیا جرح ہو سکتی ہے ؛

اب میں قرآن شریف سے بعض واقعات ایسے پیش
کرتا ہوں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام
نے الہام الٰہی کے معنی کرنے میں غلطی کھائی (۱) حضرت
نوح کی طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ واوحی الی
نوح انہ لن یومن من قومک الا من قد اٰمن
۱۲ اور وحی بھیجی گئی نوح کی طرف یہ کہ کوئی ایمان نہ
لائیگا۔ تیری قوم میں سے مگر جو لا چکا سو لا چکا۔ پھر
دوبارہ کشتی بنانے کے حکم کے ساتھ سنایا جاتا ہے۔
واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی
فی الذین ظلموا انھم مغرقون ۱۲ ۔ اور ہمارے
سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ اور
ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر۔ کیونکہ
وہ ضرور غرق ہونے والے ہیں۔ پھر تیسری دفعہ کشتی
پر سوار ہونے کے وقت وحی نازل ہوتی ہے۔ فاذا
جاء امرنا وفار التنور فاسلک فیھا من کل
زوجین اثنین واھلک الا من سبق علیہ
القول منھم ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا
انھم مغرقون ۱۲ ۔ دیکھو پہلی دفعہ بتایا گیا۔ کہ اب
کوئی ایمان نہیں لائیگا۔ دوسری دفعہ بتایا گیا کہ ظالموں
کے متعلق میرے پاس سفارش نہ کرنا۔ تیسری دفعہ
سوار ہونے کے وقت اہل کے متعلق خاص طور پر
ذکر کیا۔ کہ الا من سبق علیہ القول منھم۔ کو اسے
سوار نہ کرنا۔ جس کے متعلق ان میں سے پہلے ذکر ہو
چکا ہے۔ ..... اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسے سوار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے
اس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ مگر باوجود اتنی فہمائش ہو
چکنے کے پھر حضرت نوح اپنے بیٹے کو پکارتے ہیں یعنی
ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ۱۲ ۔ اے بیٹے
ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔
دیکھو تین الہام ہو چکنے اور تاکید در تاکید کے باوجود نوح
نے غلطی کھائی۔ اور یہ سمجھا بیٹا اب ایمان لے آئیگا۔
اور غرق ہونے سے بچ جائیگا۔ مگر خدا کے الہام سچے
تھے۔ بیٹے نے کورا جواب دیا۔ کہا سآوی الی جبل
یعصمنی من الماء۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام بیٹے
کے اس جواب سے بھی الہام الٰہی کی حقیقت کو نہیں سمجھے
حالانکہ خود کہا عاصم الیوم من امر اللہ کا جواب بھی دیا۔
آخر اس غلط فہمی میں مبتلا رہنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ
کے حضور میں بھی سوال کر ہی دیا۔ رب ان ابنی من اھلی
وان وعدک الحق ۱۲ ۔ اب رب میرا بیٹا میرے
اہل سے ہے۔ اور ضرور تیرا وعدہ سچا ہے۔ وانت
احکم الحاکمین۔ اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں سے
بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ دیکھو خدا نے جو فیصلہ کرنا
تھا۔ پہلے بتا دیا۔ اور وقت پر فیصلہ کر بھی دیا۔ بیٹا
غرق ہو بھی چکا۔ مگر حضرت نوح علیہ السلام پھر بھی حیرت
سے عرض کر رہے ہیں۔ کہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہے۔
اور اہل کے متعلق تیرا وعدہ بچانے کا ہے۔ تیرا وعدہ سچا
ہوتا ہے۔ اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہوتا ہے۔ تو پھر
میرا بیٹا کیوں غرق ہوا۔ دیکھو اگر حضرت نوح علیہ السلام
واھلک الا من سبق علیہ القول منھم کے یہ معنی
سمجھ گئے ہوتے۔ تو رب ان ابنی من اھلی ہو ۔۔۔ الخ
کے کلمات خدا کے حضور میں کس طرح عرض کر سکتے تھے۔
اور پھر بیٹے کو غرق ہوتے دیکھکر بھی لا تخاطبنی فی الذین
ظلموا انھم مغرقون کے معنی نہ سمجھ سکے۔ آخر خدا
تعالیٰ کو زوردار الفاظ میں سمجھانا پڑا۔ اور فرمایا۔ یا نوح
انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا
تسئلن ما لیس لک بہ علم ان اعظک ان تکون
من الجٰھلین ۱۲ اے نوح وہ تیرے اہل سے نہیں
ہے۔ کیونکہ اس کے عمل غیر صالح ہیں۔ پس تجھے جس بات
کا علم نہیں۔ اس کے متعلق سوال مت کر۔ میں تجھے یہ نصیحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہوں۔ تاکہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو جائے۔ غور کرو۔ ان الفاظ پر یہ کس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۔۔۔ الخ۔ ۱۵/۳ جس بات کا تو علم نہیں رکھتا ضد اور اصرار کے ساتھ اس کے پیچھے مت پڑ۔ اگر آپ میں کچھ رشد اور ہدایت کا مادہ ہے تو آپ کو بھی حضرت نوح علیہ السلام کی طرح رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم کہتے ہوئے ایسی یاوہ گوئیوں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ اسی میں خیر ہے۔ ورنہ اکن من الخاسرین کے انجام کے منتظر رہو۔

(ب) جب حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی چوری کے الزام میں رکھ لئے گئے۔ اور دوسرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام تک خبر لائے۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعاً ۱۲/۱۳ ۔ امید ہے۔ کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئیگا۔ اور اس کے متعلق آگے فرمایا۔ اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔ ۱۲/۱۳ یعنی میں اللہ کی طرف سے بہت کچھ جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے ہو۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کی بناء پر یہ کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا۔ اور بیٹوں کو حکم دیا۔ کہ یبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ۱۲/۱۳ ۔ اے بیٹو۔ جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔ مگر جب بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچتے ہیں۔ تو وہ انہیں حکم دیتے ہیں۔ وائتونی باھلکم اجمعین ۱۲/۱۳ ۔ تم اپنے تمام گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔ فلما دخلوا علی یوسف اوی الیہ ابویہ وقال ادخلوا مصر ان شاء اللہ امنین ۱۲/۱۳ ۔ پھر جب وہ پہنچے یوسفؑ کے پاس یوسفؑ نے جگہ دی اپنے والدین کو اپنے پاس اور کہا داخل ہو مصر میں انشاء اللہ امن سے۔ اب دیکھئے حضرت یعقوب علیہ السلام کا خدا سے حاصل کیا ہوا علم تو یہ کہتا ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام اور اُن کا چھوٹا بھائی میرے پاس آئیں گے۔ مگر برخلاف اس کے ان سب کو یوسف علیہ السلام کے پاس جانا پڑتا ہے۔ کہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی وحی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی نہیں ہے؟

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رؤیا دیکھتے ہیں۔ جس کے متعلق قرآن شریف میں ذکر ہے۔ لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا۔ ۲۷/۴۸ ۔ فعلم ما لم تعلموا کے کلمات سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے علم میں جس طرح سے یہ واقعہ ظاہر ہونے والا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اس کو نہیں سمجھ سکے۔ اس لئے اسی سال پندرہ سو صحابہ کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ معظمہ کی طرف بارادہ عمرہ روانہ ہو پڑے۔ جب آپ معہ جماعت حدیبیہ کے مقام پر پہنچے۔ تو قریش مکہ اپنی جمعیت لے کر مقابلہ کے لئے آگئے۔ اور مزاحم ہوئے۔ اور کہا۔ کہ اس سے آگے ہم تمہیں بڑھنے نہیں دینگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بطور قاصد ان کے پاس بھیجا گیا۔ اور ان کو بتایا گیا۔ کہ "ہم تو خانہ کعبہ کی زیارت اور اس کی تعظیم و تکریم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ قربانی کے جانور بھی ہیں۔ ان کو قربانی کر کے ہم امن اور خوشی سے روانہ ہو جائیں گے۔" مگر کفار کی طرف سے یہی جواب تھا۔ کہ "ہم نے محمد (صلعم) کو کعبہ کی چار دیواری میں داخل ہونے سے روکنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔" اور ایسے بھی حالات پیدا ہو گئے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے شہید کئے جانے کا شبہ پیدا ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے آپ کی معیت میں جانیں تک راہ دینے کی بیعت لی۔ جسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا ذکر یوں فرمایا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم ۴۸/۲۶ ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوا۔ جب وہ تجھ سے درخت کے نیچے بیعت کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو اُن کے دلوں میں ہے اور (اُن کے اخلاص کو دیکھکر) خدا نے ان پر سکینت نازل کی۔ غرضیکہ بہت سی قیل وقال کے بعد اس مقام پر فریقین کے درمیان صلح تجویز ہوئی۔ جس کا نام صلح حدیبیہ ہے۔ اس صلح کی رُو سے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں سے مدینہ کی طرف واپس ہونا پڑا۔ بلکہ اور بھی بعض ایسی باتیں منظور کرنی پڑیں۔ جو صحابہؓ کو ناگوار گذریں۔ اور ان کے دلوں کو سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ اس پر حضرت عمرؓ حضور رسالت مآب صلعم میں حاضر ہوئے۔ اور مسلمانوں کے خیالات کو بدیں الفاظ پیش کیا۔ فقال عمر بن الخطاب فاتیت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت الست نبی اللہ حقاً؟ قال بلی قلت السنا علی الحق وعدونا علی الباطل؟ قال بلی۔ قلت فلم نعطی الدنیۃ فی دیننا اذا قال انی رسول اللہ ولست اعصیہ وھو ناصری قلت او لیس کنت تحدثنا انا سناتی البیت فنطوف بہ؟ قال بلی انا اخبرتک انا ناتیہ العام۔ قال قلت لا قال فانک آتیہ ومطوف بہ۔ (بخاری کتاب الشروط) یعنی حضرت عمرؓ ابن الخطاب نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ خدا کے برحق رسول نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں بے شک میں خدا کا رسول برحق ہوں پھر میں نے عرض کیا۔ کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں بے شک۔ پھر میں نے عرض کیا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ایسی مضر شرائط کو قبول کریں۔ جو ہمارے دین کو نقصان پہنچانے والی ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس میں شک نہیں کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور میں اس کے حکم کی نافرمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کرتا۔ اور وہی میرا مددگار ہے۔ ۔ ۔